یوحنا 11 باب–یسوع لعزر کو مُردوں میں سے زندہ کرتا ہے

الف: لعزر کی موت

1. (1-3 آیات) یسوع کے پاس درخواست لائی جاتی ہے۔

مریم اور اُسکی بہن مرتھا کے گاؤں بیت عنیاہ کا لعزر نام ایک آدمی بیمار تھا۔ یہ وہی مریم تھی جس نے خُداوند پر عطر ڈال کر اپنے بالوں سے اُسکے پاؤں پونچھے۔ اِسی کا بھائی لعزر بیمار تھا۔ پس اُسکی بہنوں نے اُسے یہ کہلا بھیجا کہ اَے خُداوند! دیکھ جسے تو عزیز رکھتا ہے وہ بیمار ہے۔

اَ. ایک آدمی بیمار تھا: یہاں سے یسوع کے سب سے زیادہ حیرت انگیز معجزے کے بیان کا آغاز ہوتا ہے۔ کوئی بھی شخص یہ کہہ سکتا ہے کہ یہ کہنا کہ ایک معجزہ دوسرے معجزے سے مشکل ہوتا ہے یقینی طور پر ایک بیوقوفی ہو گا، لیکن یوحنا کی انجیل میں یسوع کی طرف سے دکھایا جانے والا یہ ساتواں نشان بالکل منفرد ہے۔

i. "ایک ایسے شخص کو مُردوں میں سے زندہ کرنا جسے مرے ہوئے چار دن ہو چکے تھے اور جس کے بدن میں گلنے سڑنے کا عمل بھی شروع ہو چکا تھا اپنی نوعیت کے لحاظ سے بالکل لاثانی واقعہ تھا۔" (بارکلے)

ii. "یہ حیرت کی بات ہے کہ دیگر انجیل نویسوں نے اِس حیرت انگیز واقعے کو قلم بند نہیں کیا جس میں ہمارے خُداوند کے کردار کی بہت ہی خاص خصوصیات کا اظہار ہوا ہے۔ اِس حوالے سے یہ قیاس آرائی ہمیں معاملہ سمجھنے میں کافی مدد دیتی ہے کہ دیگر انجیل نویسوں نے لعزر کی زندگی کے دوران ہی اپنی اپنی اناجیل کو تحریر کیا، اور وہ اُس میں لعزر کے زندہ کئے جانے کے واقعے کو اِس لئے نہیں بیان کرنا چاہتے تھے کیونکہ وہ لعزر کو یہودیوں کی طرف سے کسی طرح کے خطرے میں نہیں ڈالنا چاہتے تھے۔" (کلارک)

iii. مورث اناجیلِ ثلاثہ کے مصنفین کی طرف سے لعزر کے زندہ کئے جانے کے واقعے کو نہ بیان کرنے کی ایک اور وجہ بیان کرتا ہے اور وہ وجہ یہ ہے کہ "جس وقت یہ واقعہ ہوا تھا اُس وقت پطرس یسوع کے ساتھ موجود نہیں تھا بلکہ اُن مہینوں کے دوران وہ گلیل میں تھا جبکہ یسوع پیریہ اور بیت عنیاہ کے علاقوں میں تھا۔ بہت زیادہ لوگوں کا خیال ہے کہ اناجیلِ ثلاثہ پطرس کی طرف سے بیان کردہ یسوع کی زمینی خدمت اور تعلیمات کا احاطہ کرتی ہیں۔"

iv. بیت عنیاہ کا لعزر: "لعزر اصل میں الیعزر کا یونانی ترجمہ ہے اور اِس کے معنی ہیں خُدا میرا مددگار ہے۔" (ڈوڈز)

ب. مریم اور اُسکی بہن مرتھا۔۔۔ لعزر: یسوع اِس خاندان کے ساتھ بہت نزدیکی تعلق رکھتا تھا۔ اِس لئے جب لعزر بیمار تھا تو یہ فطری سی بات تھی کہ اُنہوں نے اُس کی حالت کے بارے میں یسوع کو آگاہ کیا۔ گھر والے یہ توقع رکھتے تھے کہ چونکہ یسوع نے معجزانہ طور پر بہت سارے بیماروں کو شفا دی تھی لہٰذا وہ لعزر کو بھی اچھا بھلا کرنے پر قادر تھا۔

ج. اَے خُداوند! دیکھ جسے تو عزیز رکھتا ہے وہ بیمار ہے: مریم اور مرتھا نے یسوع کو یہ نہیں کہا کہ وہ آ کر اُن کے بھائی کو تندرست کرے۔ اُنہیں نے محسوس کیا کہ یسوع کو صرف یہ خبر پہنچا دینا ہی کافی ہے، باقی سب کچھ وہ خود ہی سنبھال لے گا۔

i. "یسوع مسیح کی ہمارے لئے محبت ہمیں زندگی کی عام ضروریات اور اُس کے دکھوں اور تکالیف سے دور نہیں کر دیتی۔ خُدا کے لوگ اگرچہ خُدا کے نزدیک بہت پیارے ہوتے ہیں لیکن پھر بھی وہ عام انسان ہی ہوتے ہیں۔" (سپرجن)

2. (2-6 آیات) یسوع درخواست کا جواب تاخیر کے ساتھ دیتا ہے۔

یسوع نے سنکر کہا کہ یہ بیماری موت کی نہیں بلکہ خُدا کے جلال کے لئے ہے تا کہ اُسکے وسیلہ سے خُدا کے بیٹے کا جلال ظاہر ہو۔ اور یسوع مرتھا اور اُسکی بہن اور لعزر سے محبت رکھتا تھا۔ پس جب اُس نے سنا کہ وہ بیمار ہے تو جس جگہ تھا وہیں دو دن اور رہا۔

اَ. یہ بیماری موت کی نہیں: جس وقت یسوع نے یہ الفاظ کہے لعزر اُسی وقت مر چکا تھا، لیکن یسوع جانتا تھا کہ اِس سب کا انجام موت نہیں بلکہ خُدا کے نام کو جلال ہو گا۔ یسوع یہ بھی جانتا تھا کہ اِس واقعے کی وجہ سے اُس دور کے مذہبی رہنما اور ہی زیادہ اُس کے قتل کی کوشش میں لگ جائیں گے۔ پس اِس کا ایک مطلب یہ بھی ہے کہ اِس واقعے کے بعد یسوع مسیح مرنے اور مُردوں میں سے جی اُٹھنے کے وسیلے جلال پائے گا۔

i. "ہمارے خُداوند کے الفاظ اور اُس کے اقدام کا بالکل درست فہم اِس بات میں ملتا ہے کہ وہ پہلے سے سب کچھ جانتا تھا اور اُس کو سب کچھ وقوع پذیر ہونے سے پہلے ہی نظر آ رہا تھا۔" (ایلفرڈ)

ii. "اگر ہم وہاں پر ہوتے تو شاید یہ کہتے کہ اُس کی بیماری موت تک ہے اور اُس کے بعد حتمی طور پر خُدا کے نام کو جلال ملے گا۔ لیکن وہ جو چیزوں کو ابتدا سے اُن کی انتہا تک دیکھنے کی صلاحیت رکھتا ہے وہ ایسے عظیم طریقے سے بات کرتا ہے کہ کوئی بھی ذات اُس کی نقالی نہیں کر سکتی۔ پس ہمارا خُدا چیزوں کے بارے میں اِس طرح سے بات کرتا ہے جیسے وہ نظر نہیں آ رہی ہیں، بلکہ جیسی وہ مستقبل میں ہو جائیں گی۔" (سپرجن)

ب. یسوع مرتھا اور اُسکی بہن اور لعزر سے محبت رکھتا تھا: یہاں پر یوحنا پُرزور طریقے سے ہمیں یہ بتاتا ہے کہ یسوع واقعی ہی اِن دونوں بہنوں اور اُن کے بھائی لعزر سے محبت کرتا تھا۔ یہ ایک بہت ہی ضروری یاددہانی ہے جو یہ ظاہر کرتی ہے کہ اُن پر آنے والی آزمائش یہ ثابت نہیں کرتی کہ خُداوند اُن سے پیار نہیں کرتا۔

i. "یہاں پر تینوں بہن بھائیوں کے ناموں کا علیحدہ علیحدہ بیان کیا جانا غالباً اِس بات پر زور دیتا ہے کہ یسوع اُن تینوں کے لئے انفرادی طور پر اپنے دل میں خاص محبت رکھتا تھا۔ وہ محض اُس خاندان سے پیار نہیں کرتا تھا بلکہ وہ مرتھا سے محبت کرتا تھا، مریم سے محبت کرتا تھا اور لعزر سے محبت کرتا تھا۔" (مورث)

ii. اِن تینوں کے لئے یسوع کا انفرادی پیار بہت زیادہ اہمیت کا حامل ہے خاص طور پر اُس وقت جب ہم یہ سوچتے ہیں کہ وہ سب زندگی کی ہر صورتحال میں اور رویوں میں ایک دوسرے سے بہت زیادہ مختلف تھے۔

iii. "وہ شاگرد جسے یسوع پیار کرتا تھا یہ لکھنے میں کسی طرح کی کوئی مشکل محسوس نہیں کرتا کہ یسوع لعزر کو بھی پیار کرتا تھا، جن کو خُداوند نے چنا ہے اُن کے درمیان کسی طرح کا کوئی حسد نہیں پایا جاتا۔" (سپرجن)

ج. جس جگہ تھا وہیں دو دن اور رہا: ہمیں اکثر یہ بات عجیب لگتی ہے کہ ایسی ہنگامی صورتحال میں یسوع فوری طور پر کوئی اقدام نہیں کرتا۔ یسوع کی لعزر کے گھر جانے میں تاخیر اُس کے شاگردوں کے لئے حیران کن تھی جبکہ مریم اور مرتھا کے لئے انتہائی پریشان کن تھی۔

i. "یہاں پر ہم واضح طور پر دیکھ سکتے ہیں کہ یسوع نے مریم اور مرتھا کے غم بھرے لمحات کو اور زیادہ لمبا کر دیا تھا۔ اُنہوں نے دو مزید دن بہت زیادہ تکلیف اور دکھ میں گزارے تھے۔ غم کے لمحات کا لمبا کیا جانا بھی اُسی مقصد کے لئے تھا جس مقصد کے لئے وہ اُنکی زندگیوں میں بھیجا گیا تھا۔ اگر وہ تھوڑے سے وقت کے لئے بھیجا جاتا تو اُن کی خوشی بھی غالباً اُس قدر بڑی نہ ہوتی جتنی لعزر کے مُردوں میں سے جی اُٹھنے کی وجہ سے ہوئی تھی۔" (میکلیرن)

ii. "یسوع نے جان بوجھ کر آنے میں تاخیر کی اور اتنا وقت لگا دیا کہ لعزر کو قبر میں رکھے ہوئے چار دن ہو گئے۔ لائٹ فُٹ بنِ کفارا سے منسوب ایک روایت کو بیان کرتا ہے کہ: 'کسی اپنے کو کھونے کا غم تیسرے دن اپنی انتہا کو پہنچ جاتا ہے۔ تین دِنوں تو رُوح اِس زمین پر ہی گردش کرتی رہتی ہے اور ایسا بھی ممکن ہے کہ وہ کسی موقعے پر جسم میں دوبارہ داخل ہو جائے اور وہ زندہ ہو جائے۔ لیکن جب وہ اُس جسم کے اندر تیزی سے آنے والے مسلسل بدلاؤ کو دیکھتی ہے تو وہ پیچھے ہٹ جاتی ہے اور اُس جسم کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے چھوڑ کر چلی جاتی ہے۔'" (ڈوڈز)

iii. یوحنا کی انجیل میں تین ایسے مقامات ہیں جہاں پر اُس کے کسی پیارے نے اُسے کچھ کرنے کو کہا(یوحنا2باب 1-11 آیات اور 7باب 1- 10 آیات)۔ اِن تینوں واقعات میں یسوع نے بالکل ایک ہی طرح سے جواب دیا۔

- یسوع نے پہلے تو اُن کی درخواست کو نظر انداز کیا اور پھر اُس نے اُسے پورا بھی کر دیا یہ ظاہر کرتے ہوئے کہ وہ ہر ایک کام کسی انسان کی مرضی سے نہیں بلکہ اپنے باپ کی مرضی سے باپ کی طرف سے مقرر کردہ وقت پر ہی کرتا ہے۔
- کسی کام کو کرنے میں تاخیر سے یسوع نے یہ بھی ظاہر کیا ہے کہ اُس کی طرف سے کی جانے والی تاخیر کا مطلب انکار نہیں ہے۔ بلکہ تاخیر کی وجہ سے خُدا کے نام کو زیادہ جلال ملے گا۔

3. (7- 10 آیات) یسوع جرّات مندی سے یہودیہ اور یروشلیم کو جانے کا فیصلہ کرتا ہے۔

پھر اُسکے بعد شاگردوں سے کہا آؤ پھر یہودیہ کو چلیں۔ شاگردوں نے اُس سے کہااَے ربی! ابھی تو یہودی تجھے سنگسار کرنا چاہتے تھے اور تو پھر وہاں جاتا ہے؟ یسوع نے جواب دیا کیا دن کے بارہ گھنٹے نہیں ہوتے؟ اگر کوئی دن کو چلے تو ٹھوکر نہیں کھاتا کیونکہ وہ دُنیا کی روشنی دیکھتا ہے۔ لیکن اگر کوئی رات کو چلے تو ٹھوکر کھاتا ہے کیونکہ اُس میں روشنی نہیں۔

اَ. آؤ پھر یہودیہ کو چلیں: یسوع لعزر کو اتنے فاصلے سے وہاں پر بیٹھے ہوئے ہی ٹھیک کر سکتا تھا۔ یہودیوں کی مخالفت کی وجہ سے یہودیہ کا علاقہ یسوع کے لئے خطرناک جگہ بن چکا تھا۔ اگرچہ اُس کے شاگرد اُسے خبردار کر رہے تھے لیکن اِس کے باوجود یسوع نے وہاں جانے کا فیصلہ کر لیا۔

ب. کیا دن کے بارہ گھنٹے نہیں ہوتے؟ یسوع کے شاگرد اِس وجہ سے حیران تھے کہ یہودیہ کے علاقے میں لوگ یسوع کو ڈھونڈ رہے تھے اور وہاں کی مذہبی قیادت اُسے مار دینا چاہتی تھی لیکن اِس کے باوجود وہ وہاں جانے کے لئے تیار تھا۔ یسوع نے اُن کے اِس سوال اور تشویش کا جواب اِس بات کے ساتھ دیا کہ اُسے ابھی کچھ اور کام کرنا ہے۔ جب یسوع یہ کہتا ہے کہ دن کے بارہ گھنٹے ہوتے ہیں تو اِس سے مُراد یہ ہے کہ اِس زمین پر کام کرنے کے لئے خُدا نے یسوع کو خاص وقت دے رکھا ہے، جب تک وہ وقت پورا نہیں ہو جاتا یسوع اپنا کام کرتا رہے گا۔

i. یسوع کے اِس اہم بیان کے کئی اہم اور باحکمت اطلاق ہو سکتے ہیں۔

- کوئی بھی چیز یا کوئی بھی شخص ہمارا وقت کم نہیں کر سکتا۔

- ہر ایک کام جس کو کرنے کی ضرورت ہے اُس کے لئے مناسب وقت موجود ہے۔
- ہمارے پاس مخصوص وقت ہے اور ہمیں اُسے کبھی بھی ضائع نہیں کرنا چاہیے۔

ii. "یسوع کہہ رہا ہے کہ ہر شخص کو دن کا کام دن ہی میں ختم کرنا چاہیے کیونکہ جب رات آتی ہے تو پھر کام نہیں کیا جا سکتا۔" (بارکلے)

iii. "دن کے صرف بارہ گھنٹے ہوتے ہیں اور جب آپ کے وہم و گمان میں بھی نہیں ہوگا سورج غروب ہو جائے گا۔ جو کام کرنے کے لئے خُدا نے آپ کو اِس دُنیا میں بھیجا ہے اُسے اچھی طرح سے مکمل کریں۔" (موریسن)

ج. اگر کوئی دن چلے کو تو ٹھوکر نہیں کھاتا: اُس وقت کے دوران کوئی بھی یسوع اور اُس کے شاگردوں کو کچھ نقصان نہیں پہنچا سکتا تھا۔ اُنہیں یسوع کے دکھوں کی رات سے پہلے پہلے کام کرنے کی ضرورت تھی۔

i. "میرے پاس ایک مخصوص وقت ہے جو میرے باپ نے میرے لئے مقرر کیا ہے، اُس وقت کے دوران مجھے کچھ خطرہ نہیں ہے۔ مَیں اپنے باپ کے نور میں چلتا ہوں جس طرح اِس دُنیا کے مسافر دن کی روشنی میں چلتے ہیں۔" (ایلفرڈ)

4. (11-15 آیات) یسوع شاگردوں کو واضح طور پر لعزر کی موت کے بارے میں بتاتا ہے۔

اُس نے یہ باتیں کہیں اور اِسکے بعد اُن سے کہنے لگا کہ ہمارا دوست لعزر سو گیا ہے لیکن مَیں اُسے جگانے جاتا ہوں۔ پس شاگردوں نے اُس سے کہا اَے خُداوند اگر سو گیا ہے تو بچ جائیگا۔ یسوع نے اُسکی موت کی بابت کہا تھا مگر وہ سمجھے کہ آرام کی نیند کی بابت کہا۔ تب یسوع نے اُن سے صاف کہہ دیا کہ لعزر مر گیا۔ اور مَیں تمہارے سبب سے خوش ہوں کہ وہاں نہ تھا تاکہ تم ایمان لاؤ لیکن آؤ ہم اُس کے پاس چلیں۔

اَ. ہمارا دوست لعزر سو گیا ہے لیکن میں اُسے جگانے جاتا ہوں: یسوع نے لعزر کی موت کے حوالے سے سونے کو بطور تشبیہ استعمال کیا۔ یسوع نے جو زبان دانی یہاں پر استعمال کی تھی وہ ایک طرح سے بہت اہم بھی ہے کیونکہ یسوع جلد ہی اُسے اُس نیند سے جگانے والا تھا، اُسے موت کی وادی سے زندگی میں واپس لانے والا تھا۔

i. یائیر کی بیٹی کے حوالے سے بھی یسوع نے کہا تھا کہ وہ مری نہیں بلکہ سوتی ہے (متی 9 باب 24 آیت)۔ ستفنس کی شہادت کے بعد بھی ہم اُس کے حوالے سے کلام میں پڑھتے ہیں کہ وہ مسیح میں سو گیا تھا (اعمال 7 باب 60 آیت)۔

ب. لعزر مر گیا۔ اور مَیں تمہارے سبب سے خوش ہوں: یسوع وہ ذات ہے جو اپنے عزیز دوست لعزر کی موت کے موقع پر بھی خوش ہو سکتا ہے کیونکہ وہ جانتا تھا کہ آگے کیا ہونے والا ہے۔ اِس باب کے آخر میں ہم اِس واقعے کے اختتام پر دیکھتے ہیں کہ سارا دکھ درد تسلی، اطمینان اور خوشی میں بدل جاتا ہے، زندگی بحال ہو جاتی ہے، بہت سارے اور لوگ ایمان لاتے ہیں اور یسوع کی انسانی کفارے کے لئے لازمی موت کا وقت تیزی کے ساتھ قریب آتا چلا جاتا ہے۔ یسوع کے پاس خوش ہونے کی یہ سب وجوہات تھیں۔

i. "پس ہم سیکھتے ہیں کہ وہ بہت دفعہ ہمیں گہری تاریکیوں اور دکھ کے بہت گہرے بھیدوں میں سے گزرنے دیتا ہے تاکہ اُسکی قدرت ہمارے وسیلے اور بہتر طور پر ثابت ہو سکے۔" (مورگن)

ii. **لیکن آؤ ہم اُس کے پاس چلیں:** "ہمارا خُداوند بیت بارا سے شاید لعزر کی وفات والے دن یا پھر اُس سے اگلے دن روانہ ہوا۔ وہ تین دِنوں کے بعد بیت عنیاہ پہنچا۔ وہاں پہنچ کر پتا چلتا ہے کہ لعزر کو قبر میں رکھے چار دن ہو گئے ہیں۔ پس اِس کا مطلب ہے کہ وہ جس روز وہ مرا تھا اُسے اُسی دن یا پھر اُس سے اگلے دن دفن کر دیا گیا تھا۔" (کلارک)

5. (16 آیت) توما کا مضبوط ایمان

پس توما نے جسے توام کہتے تھے اپنے ساتھ کے شاگردوں سے کہا کہ آؤ ہم بھی چلیں تا کہ اُس کے ساتھ مریں۔

اَ. **پس توما نے جسے توام کہتے تھے:** کلیسیائی روایات بیان کرتی ہیں کہ توما کو توام اِس لئے بھی کہا جاتا تھا کہ وہ دیکھنے میں یسوع سے بہت زیادہ مشابہت رکھتا تھا اور یہ شباہت ایک طرح سے اُس کے لئے خاص خطرے کا باعث بھی تھی۔ پس ایسی صورت میں جب لوگ یسوع کو پکڑ کر مارنا چاہتے تھے، یسوع کے تمام شاگردوں میں سے سب سے زیادہ خطرہ اُسے تھا جو دیکھنے میں بہت زیادہ یسوع کی مانند لگتا تھا۔

i. "اُس دور میں قریباً تمام یہودیوں کے دوہرے نام ہوا کرتے تھے، ایک نام تو عبرانی زبان میں ہوتا تھا جس کی وجہ سے وہ اپنے نزدیکی حلقۂ احباب میں جانا جاتا تھا اور دوسرا نام یونانی زبان میں ہوتا تھا جو باہری دُنیا میں اُسکی پہچان کا سبب ہوتا تھا۔ توما عبرانی نام ہے جبکہ یونانی زبان میں توام کے لئے استعمال ہونے والا نام ڈِڈیمس Didymus ہے۔" (بارکلے)

ب. **آؤ ہم بھی چلیں تا کہ اُس کے ساتھ مریں:** توما یسوع کے ساتھ جانے کے لئے تیار تھا چاہے اِس وجہ سے اُسے اپنی جان ہی سے ہاتھ کیوں نہ دھونے پڑیں۔ اگرچہ اُس وقت تک جلال میں جی اُٹھنے کے حوالے سے اُس کی سوچ سمجھ کافی محدود تھی لیکن پھر بھی وہ یسوع کے ساتھ وفاداری کے لئے پُرعزم تھا۔

i. "یہاں پر توما نے ایک وفادارانہ مایوسی کی چیخ بلند کی ہے۔" (ٹاسکر)

ii. "شاگردوں میں سے توما قنوطیت پسند تھا اور اب تو اُس پر غمگینی اور مایوسی طاری ہو گئی تھی، کیونکہ وہ یہودیہ واپس جانے کا انجام جانتا تھا۔ لیکن اُس کی یسوع کے ساتھ محبت بھری وفاداری اُسے یہ اجازت نہیں دے رہی تھی کہ وہ یسوع کو اکیلے یہودیہ جانے دے۔" (ڈوڈز)

ب: یسوع کی مریم اور مرتھا سے ملاقات

1. (17-22 آیات) یسوع کے بیت عنیاہ آنے پر مرتھا اُس سے ملتی ہے۔

پس یسوع کو آکر معلوم ہوا کہ اُسے قبر میں رکھے چار دن ہوئے بیت عنیاہ یروشلیم کے نزدیک قریباً دو میل کے فاصلہ پر تھا۔ اور بہت سے یہودی مرتھا اور مریم کو اُن کے بھائی کے بارے میں تسلی دینے آئے تھے۔ پس مرتھا یسوع کے آنے کی خبر سن کر اُس سے ملنے کو گئی لیکن مریم گھر میں بیٹھی رہی۔ مرتھا نے یسوع سے کہا اَے خُداوند اگر تُو یہاں ہوتا تو میرا بھائی نہ مرتا۔ اور اب بھی مَیں جانتی ہوں کہ جو کچھ تُو خُدا سے مانگے گا وہ تجھے دے گا۔

اَ. **اُسے قبر میں رکھے چار دن ہوئے:** یسوع نے لعزر کے گھر آنے کے لئے چار دن تک انتظار کیا کیونکہ وہ اُس دور میں یہودیوں میں پائی جانے والی اِس توہم پرستی کو جانتا تھا جس کے مطابق کسی کی موت کے تین دن بعد تک رُوح اِس اُمید میں قبر کے آس پاس پھرتی رہتی تھی کہ شاید اُسے پھر اُس جسم میں داخل

ہونے کا موقع مل سکے۔ پس اِس توہم پرستی یا خیال کے مطابق کسی شخص کے مر جانے کے چار دن بعد تو اُس کی بحالیِ حیات کا تصور بالکل بھی نہیں کیا جا سکتا تھا۔

ب. **بہت سے یہودی مرتھا اور مریم کو اُن کے بھائی کے بارے میں تسلی دینے آئے تھے:** لعزر کے مر جانے کے چار دن بعد تک اُس کے گھر والوں کے ساتھ افسوس کرنے کے لئے ایک بڑا ہجوم موجود تھا۔ اُس دور میں کسی کے عزیز کی وفات کے بعد خاندان کے غم میں اِس طرح سے شریک ہونا ایک اخلاقی ذمہ داری خیال کیا جاتا تھا۔

i. "اُس دور میں جب وفات پا جانے والے شخص کو دفن کرنے کے لئے لے جایا جاتا تھا تو اُس کے رشتے داروں، دوستوں اور بعض دفعہ پیشہ ور نوحہ خواں لوگوں کا ایک ہجوم اُس کے جنازے کے ساتھ ساتھ جایا کرتا تھا۔ اور اکثر اِس طرح کا ماتم کئی کئی دِنوں تک جاری رہتا تھا۔" (ٹینی)

ii. **مریم کو گھر میں بیٹھی رہی:** "یہاں پر انجیل نویس اِس سارے واقعے کی وجہ سے مریم کے دکھ اور اعصابی تناؤ کو بیان کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ قدیم دور میں وہ لوگ جو بہت زیادہ غم میں ہوتے تھے وہ ایک خاص انداز سے کسی مقام پر نڈھال سے ہو کر پڑے رہتے تھے، اور بظاہر یوں لگتا تھا یا یہ تاثر دیا جاتا تھا کہ اُن کے غم نے اُنہیں اِس قدر ہلکان اور نڈھال کر دیا ہے کہ وہ اپنی جگہ سے ہل بھی ہیں سکتے۔" (کلارک)

ج. **اَے خُداوند اگر تُو یہاں ہوتا تو میرا بھائی نہ مرتا:** مرتھا نے بڑی ایمانداری سے اپنے دِلی تاثرات کا اظہار کیا کہ وہ یسوع کے وقت پر نہ آنے کی وجہ سے افسردہ تھی۔ اُس کا خیال تھا کہ جب تک اُس کا بھائی زندہ تھا یسوع اُسے شفا دے کر تندرست کر سکتا تھا۔ یہ قدرے ممکن ہے کہ اُس کے خیال میں یہ بات بالکل نہیں تھی کہ یسوع اُس کے بھائی کو مُردوں میں سے بھی زندہ کرنے پر قادر تھا۔

i. "یسوع مسیح کی موجودگی میں موت کسی بھی بیماری سے زیادہ زور آور نہیں تھی لیکن وہ لوگ اِس بات کے بارے میں نہیں جانتے تھے۔ اُن کے نزدیک موت ناقابلِ فتح چیز تھی۔ بیماری کے ساتھ تو انسان گتھم گتھا ہو سکتا ہے، لڑ سکتا ہے اور اُس پر فتح بھی پا سکتا ہے، لیکن موت کے سامنے ہر انسان بے بس محسوس کرتا ہے۔" (مورگن)

د. **اب بھی مَیں جانتی ہوں کہ جو کچھ تُو خُدا سے مانگے گا وہ تجھے دے گا:** مرتھا اِس بارے میں قطعی طور پر پُریقین نہیں تھی کہ یسوع اُس کے بھائی کو زندہ کر دے گا۔ لیکن اِس کے باوجود اگرچہ وہ مایوس تھی اور اُس کے دل میں مکمل یقین نہیں تھا لیکن پھر بھی وہ یسوع پر ایمان رکھنے کے لئے تیار تھی۔ یہ ایمان کی ایک بہت ہی شاندار مثال ہے، ایک ایسی مثال جو دیگر ایمانداروں کے لئے ایک بہت اچھا نمونہ ہو سکتی ہے۔

i. "بہت ساری دُعائیں اگر چھوٹی ہوتیں تو بہت زیادہ بہتر ہوتیں۔۔۔ اگر اُن میں اپنی مرضی کا اعلان کئے بغیر یسوع مسیح کی مرضی کی اچھائی پر اعتماد کا اظہار کیا جاتا تو بہت زیادہ بہتر ہوتیں۔ مجھے مرتھا اور مریم کی دُعاؤں میں اپنی مرضی یا اپنے خیالات کو پس پشت ڈالنا اچھا لگا ہے۔" (سپرجن)

ii. اگر ہمیں لگتا ہے کہ حالات قابو سے باہر ہو چکے ہیں تو بھی اگر ہم مرتھا کی طرح "اب بھی" والی دُعا کریں تو اُس میں بھی بہت زیادہ قوت ہے۔

- ہو سکتا ہے کہ آپ کے پیارے بھی لعزر کی طرح مُردہ ہوں اور اُن کے بدنوں سے بھی لاش کا سا تعفن اُٹھ رہا ہو، کیا آپ ایسی صورت میں یسوع پر اپنا ایمان قائم رکھیں گے اور یقین رکھیں گے کہ اب بھی وہ قادر ہے؟

- آپ کی اپنی صورتحال بھی اِس حد تک اختیار سے باہر ہو سکتی ہے جیسے کہ ہمیں لعزر کی صورتحال نظر آتی ہے، کیا ایسی صورت میں آپ اپنے لئے یسوع پر یقین رکھیں گے اور مانیں گے کہ اب بھی وہ قادر ہے اور آپکی زندگی کو بہتر بنا سکتا ہے؟

2. (23-27 آیات) قیامت اور زندگی مَیں ہوں۔

یسوع نے اُس سے کہا تیرا بھائی جی اُٹھے گا۔ مرتھا نے اُس سے کہا مَیں جانتی ہوں کہ قیامت میں آخری دن جی اُٹھے گا۔ یسوع نے اُس سے کہا قیامت اور زندگی تو مَیں ہوں۔ جو مجھ پر ایمان لاتا ہے گو وہ مر جائے تو بھی زندہ رہے گا۔ اور جو کوئی زندہ ہے اور مجھ پر ایمان لاتا ہے وہ ابد تک کبھی نہ مرے گا۔ کیا تُو اِس پر ایمان رکھتی ہے؟ اُس نے اُس سے کہا ہاں اَے خُداوند مَیں ایمان لا چکی ہوں کہ خُدا کا بیٹا مسیح جو دُنیا میں آنے والا تھا تُو ہی ہے۔

اَ. **تیرا بھائی جی اُٹھے گا:** یسوع کی بات سے مرتھا نے سمجھا کہ وہ اُسے کہہ رہا ہے کہ اُس کا بھائی قیامت کے روز مقدسین کے ساتھ جی اُٹھے گا۔ اُس کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ یسوع وہیں پر اُس کے بھائی کو دوبارہ زندہ کر کے لے آئے گا۔

i. ہم کسی غمزدہ شخص کو یہ کہہ کر تسلی دے سکتے ہیں کہ "تم ایک دن پھر اُسے دیکھو گے۔" ایسی صورت میں ہم پورے خلوص کے ساتھ دوسرے شخص کو تسلی دے رہے ہوتے ہیں اور پورے خلوص اور یقین کے ساتھ یہ کہہ رہے ہوتے ہیں کہ مسیح میں مرنے والے ایک دن ایک دوسرے کو دیکھیں گے لیکن ہم ایسا کہتے ہوئے قطعی طور پر یہ نہیں کہہ رہے ہوتے کہ تم اُسے ابھی دیکھو گے۔ جب یسوع مرتھا سے بات کر رہا تھا تو اُس کا مطلب تھا کہ لعزر اُسی وقت اُٹھ کھڑا ہو گا اور اُس کی بہن اُسے دیکھے گی۔

ii. "یسوع ایک طرح سے اُسے بتا رہا ہے کہ آخری دن بھی مُردے اُسی کی قدرت سے جی اُٹھیں گے اِس لئے وہ ابھی بھی مُردوں کو زندہ کرنے پر قادر ہے۔" (ایلفرڈ)

iii. **مَیں جانتی ہوں کہ قیامت میں آخری دن جی اُٹھے گا:** "اِس سے ہمیں اُس دور کے لوگوں پر فریسیوں کے واضح اثر کے بارے میں آگاہی ملتی ہے، کہ اُس وقت کے یہودیوں میں یہ بات عام طور پر تسلیم کی جاتی تھی کہ مقدسین قیامت کے دن جی اُٹھیں گے، جبکہ صدوقی اِس بات کو نہیں مانتے تھے اور اِس عقیدے کی سخت مخالفت بھی کرتے تھے۔" (بروس)

iv. "مرتھا کی باتوں سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ وہ مستقبل میں قیامت کے روز جی اُٹھنے کی حقیقت سے کچھ زیادہ تسلی محسوس نہیں کر رہی تھی۔ اُسے تو جی اُٹھنے کی حقیقت اپنی زندگی میں، اپنے خاندان میں، اپنے موجودہ حالات میں سچ ہوتی ہوئی نظر آنے کی ضرورت تھی۔" (سپرجن)

ب. **قیامت اور زندگی تو مَیں ہوں:** یسوع نے یہ دعویٰ نہیں کیا کہ اُس کے پاس قیامت اور زندگی ہے یا یہ کہ وہ قیامت اور زندگی کے راز کو جانتا ہے۔ اِس سب کے برعکس یسوع نے بڑے ڈرامائی انداز سے یہ دعویٰ کیا ہے کہ وہ خود قیامت اور زندگی ہے۔ یسوع کو جاننا قیامت اور زندگی کو جاننے کے برابر ہے، یسوع کو پانا، قیامت اور زندگی کو پانے کے برابر ہے۔

i. "مرتھا اُس وقت قیامت اور زندگی کو ایک بہت ہی مدھم اور دھندلے سے مستقبل کے طور پر سوچ رہی تھی۔ لیکن یسوع اُسے کہتا ہے کہ نہیں، قیامت اور زندگی مَیں ہوں۔ نہ صرف مَیں خُدا سے کہہ کر اِن چیزوں کو حاصل کرتا ہوں بلکہ مَیں خود ہی یہ چیزیں ہوں۔" (سپرجن)

ii. "یسوع کے بغیر اور اُس سے دور نہ تو قیامت تھی اور نہ ہی زندگی تھی۔" (ڈوڈز)

iii. "تم کہتی ہو کہ آخری دن تمہارا بھائی پھر سے جی اُٹھے گا، اور اگر وہ میرے وسیلے سے جو کہ قیامت اور زندگی کا سرچشمہ اور منبع ہوں نہیں جی اُٹھے گا تو پھر کس کے وسیلے سے جی اُٹھے گا؟ تو کیا مَیں جو اُسے آخری دن زندہ کرنے پر قادر ہوں میرے لئے یہ آسان نہیں کہ مَیں اُسے ابھی ہی زندہ کر دوں؟" (کلارک)

ج. **جو مجھ پر ایمان لاتا ہے گو وہ مر جائے تو بھی زندہ رہے گا:** یسوع نے پر زور طریقے سے مرتھا کو چیلنج کیا کہ صرف وہی قیامت اور زندگی کا سرچشمہ ہے۔ یسوع نے اپنے آپ کو موت پر فاتح کے طور پر پیش کیا۔ اب جبکہ تمام انسانیت موت سے خوفزدہ ہے، مسیحی صرف مرنے کی بدولت فکر مند ہو سکتے ہیں۔ ایماندار موت کی آغوش میں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے نہیں رہ سکتے، بلکہ موت اُن کی زندگی میں ایک معمولی سی تبدیلی لائے گی اور وہ پرانی زندگی سے نئی زندگی میں داخل ہو جائیں گے۔

i. "وہ جو یسوع مسیح پر ایمان رکھتے ہیں جسمانی طور پر مرنے کی بدولت بظاہر مُردہ نظر آتے ہیں لیکن حقیقت میں وہ زندہ ہوتے ہیں۔ وہ قبر میں نہیں رہتے بلکہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے خُداوند اپنے خُدا کے ساتھ ہوتے ہیں۔ وہ اپنی حالت کے بارے میں بے شعور بھی نہیں ہوتے بلکہ وہ اپنے خُداوند کے ساتھ مکمل شعوری حالت میں ہوتے ہیں۔ موت کسی ایماندار کو مار نہیں سکتی، بلکہ وہ اُسے اِس دُنیا کی زندگی سے آزادی دلاتی ہے تا کہ وہ ابدی زندگی میں داخل ہو جائے۔" (سپرجن)

ii. "یہاں پر یسوع کا قطعی طور پر یہ مطلب نہیں ہے کہ ایک ایماندار طبعی طور پر نہیں مرے گا۔ جب یسوع یہ بات کر رہا تھا تو لعزر طبعی طور پر مر چکا تھا، اب تک یسوع کے کئی ملین پیروکار مر چکے ہیں۔ یسوع کا یہاں پر مطلب ہے کہ اُس کے پیروکار اِس طور پر نہیں مریں گے کہ موت کی اُن پر حتمی حکمرانی نہیں ہو گی۔" (مورث)

iii. "ایک بے ایمان شخص کی زندگی میں موت ایک جرم کی سزا کے طور پر آتی ہے لیکن ایک ایماندار کی زندگی میں موت اُسے خُدا کی بارگاہ میں لے جانے والے ایک بلاوے کے طور پر آتی ہے۔ ایک ناراست شخص کے لئے موت اُس کو ملنے والی سزا کی تعمیل ہوتی ہے جبکہ ایک راستباز شخص کے لئے یہ ایک آزادی ہوتی ہے۔ ناراست شخص کے لئے موت ہر طرح کی دہشت کی ماں ہے جبکہ راستباز شخص کے لئے موت ہر طرح کی دہشت کا خاتمہ اور جلالی زندگی کا آغاز ہے۔" (سپرجن)

iv. "کلیسیا کے ابتدائی دور میں جب وہ اپنے ایمان کا اقرار کیا کرتے تھے اور یہ کہتے تھے کہ مَیں ایمان رکھتا یا رکھتی ہوں جسم کے جی اُٹھنے پر تو وہ اپنے جسموں کی طرف اشارہ کر کے etiam hujus carnis کہتے تھے جس کے معنی ہیں بالکل اِسی جسم کے جی اُٹھنے پر۔" (ٹراپ)

v. یسوع نے ایک بہت ہی حیرت انگیز دعویٰ کیا ہے کہ **قیامت اور زندگی تو مَیں ہوں ۔ جو مجھ پر ایمان لاتا ہے گو وہ مر جائے تو بھی زندہ رہے گا۔** ایسی باتیں صرف اور صرف خُدا کی ذات ہی کر سکتی ہے۔۔

د. **کیا تُو اِس پر ایمان رکھتی ہے؟** یسوع نے مرتھا کو ایک طرح سے چیلنج کیا کہ وہ نہ تو بحث کرے اور نہ ہی اِس سب کو عقلی طور پر سمجھنے کی کوشش کرے بلکہ صرف اور صرف ایمان لائے۔ اُس کو اِس بات پر ایمان لانے کی ضرورت تھی کہ یسوع کی ذات وہی تھی جو ہونے کا اُس نے دعویٰ کیا تھا اور وہ اُس سب کو کرنے پر قادر تھا جو وہ کہتا ہے کہ وہ کر سکتا ہے۔

i. "اُس نے مرتھا کو یہ نہیں کہا کہ کیا تم اِس کو سمجھتی ہو؟" (ٹراپ)

ii. " تو پھر کیا اِس کا یہ مطلب ہے کہ جب تک وہ اِس بات پر ایمان نہ لائے وہ اُس کے بھائی کو زندہ نہیں کرے گا؟ نہیں! بلکہ جس وقت وہ پیریہ سے روانہ ہوا تھا اُسی وقت اُس نے یہ تہیہ کر لیا تھا کہ وہ لعزر کو نیند سے جگائے گا۔" (میکلیرن)

ہ. اُس نے اُس سے کہا ہاں اَے خُداوند مَیں ایمان لا چکی ہوں کہ خُدا کا بیٹا مسیح جو دُنیا میں آنے والا تھا تُو ہی ہے۔ مرتھا نے بالکل درست طریقے سے جواب دیا۔ یسوع ہی حقیقی مسیحا تھا اور ہے۔ یسوع ہی حقیقی صورت میں مجسم خُدا (خُدا کا بیٹا ہے)۔

i. مَیں ایمان لا چکی ہوں: "یہاں پر لفظ 'مَیں' پر زور دیا گیا ہے۔ دوسروں کی رائے جو کچھ بھی ہو، اُن کا معاملہ جو کچھ بھی ہو مرتھا یسوع پر ایمان لا چکی تھی کہ وہی مسیحا ہے۔" (مورث)

ii. بوئیس مرتھا کے اِن الفاظ کو ایمان کے قدم جمانے کے لئے ایک مضبوط بنیاد قرار دیتا ہے۔ اُس کا یہ اقرار اُس کے لئے ایک یقینی اور مضبوط سہارا تھا جس کی مدد سے وہ اور اوپر جا سکتی تھی۔

3. (28-32 آیات) مریم کا افسوس

یہ کہہ وہ چلی گئی اور چپکے سے اپنی بہن مریم کو بلا کر کہا کہ اُستاد یہیں ہے اور تجھے بلاتا ہے وہ سنتے ہی جلد اُٹھ کر اُس کے پاس آئی۔ (یسوع ابھی گاؤں میں نہیں پہنچا تھا بلکہ اُسی جگہ تھا جہاں مرتھا اُس سے ملی تھی) پس جو یہودی گھر میں اُس کے پاس تھے یہ دیکھ کہ مریم جلد اُٹھ کر باہر گئی۔ اِس خیال سے اُس کے پیچھے ہو لئے کہ وہ قبر پر رونے جاتی ہے۔ جب مریم اُس جگہ پہنچی جہاں یسوع تھا اور اُسے دیکھا تو اُسکے قدموں پر گر کر اُس سے کہا اَے خُداوند اگر تو یہاں ہوتا تو میرا بھائی نہ مرتا۔

اَ. وہ چلی گئی اور چپکے سے اپنی بہن مریم کو بلا کر کہا: ہمیں یہاں پر یہ نہیں بتایا گیا کہ مرتھا نے مریم کو چپکے سے کیوں بلایا۔ یہ خیال کرنا قدرے بجا ہے کہ شاید اُس نے ایسا اِس لئے کیا کہ اِس سے پہلے کہ ہجوم یسوع کو گھیر لے، مریم خاموشی کے ساتھ یسوع سے ملاقات کر سکے اور اُس کے ساتھ کچھ بات چیت کر سکے۔

i. اُستاد یہیں ہے: "یہاں پر مرتھا یسوع کو اُستاد کہہ کر پکارتی ہے۔ انگریزی زبان میں استعمال ہونے والا حرفِ تنکیر The بہت زیادہ اہمیت کا حامل ہے۔ اپنے پیروکاروں کے درمیان یسوع کو عام طور پر اُس کی تعلیم دینے کی سرگرمیوں کی وجہ سے اُستاد ہی کہا جاتا تھا، لیکن اِس حرفِ تنکیر کے استعمال کی بدولت وہ ایسا اُستاد ہے جس کا کسی اور کے ساتھ موازنہ نہیں کیا جا سکتا۔ وہ سب سے منفرد اور سب سے معتبر ہے۔" (مورث)

ii. اُستاد: "ہمیں یہاں پر اِس بات پر بھی غور کرنے کی ضرورت ہے کہ یسوع کے لئے یہ لقب ایک عورت کی طرف سے استعمال ہوا ہے۔ اُس دور کے ربّی عورتوں کو شاگرد نہیں بناتے تھے اور عورتیں اُنہیں اِس طرح سے مخاطب نہیں کرتی تھیں لیکن یسوع کا رویہ عورتوں کے حوالے سے دیگر ربیوں سے بالکل مختلف تھا۔" (مورث)

iii. وہ سنتے ہی جلد اُٹھ کر اُس کے پاس آئی: "مرتھا نے جب مریم کو یہ بتایا کہ یسوع وہاں پر تھا اور اُسے ملنا چاہتا تھا تو مریم کے لئے یہ بات ایک حکم کے مترادف تھی کہ وہ جا کر یسوع سے ملے۔ لہٰذا اُس نے یسوع کے پاس جانے میں قطعی طور پر کوئی وقت ضائع نہ کیا۔" (ٹینی)

ب. اَے خُداوند اگر تو یہاں ہوتا تو میرا بھائی نہ مرتا: لعزر کی دو بہنیں تھیں، مرتھا اور مریم، مرتھا پہلے ہی یسوع سے یہ بات کر چکی تھی اور اب مریم نے بھی اُسی بات کو دہرایا تھا۔ اُس کے الفاظ بالکل وہی ہیں جو مرتھا نے یسوع کے ساتھ بات کرتے ہوئے ادا کئے تھے۔(یوحنا 11باب21 آیت)

i. "اُن کے الفاظ کا بالکل ایک جیسا ہونا اِس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ جس وقت اُن کا بھائی مرا شاید اُنہوں نے بار بار یہ الفاظ ایک دوسرے سے کہے تھے۔" (بروس)

ج. میرا بھائی نہ مرتا: بائبل کے کچھ مقامات یا حوالہ جات میں سے یہ بھی ایک ایسا حوالہ اور ایک ایسا مقام ہے جس کے تعلق سے ہم کبھی کبھی یہ خواہش کرتے ہیں کہ کاش ہم اُس لہجے کو سن پاتے جس میں یہ بات کی گئی تھی اور اُن لوگوں کے چہروں کے تاثرات کو دیکھ پاتے۔ یہ ایمان کے لحاظ سے ایک بہت عمدہ بیان ہے کہ اگر یسوع وہاں پر ہوتا تو اُنہیں اِس میں قطعی طور پر کوئی شک نہیں تھا کہ وہ اُن کے بھائی کو تندرست کر دیتا۔ دوسری طرف یہ بیان ایک طرح سے تنقیدی طور پر بھی دیکھا جا سکتا ہے کہ یسوع نے اُن کے پاس آنے میں ایسی تاخیر کیوں کی، اگر وہ وہاں وقت پر پہنچا ہوتا تو اُن کا بھائی نہ مرتا۔

ج: لعزر کو زندہ کیا جاتا ہے۔

1. (33-38 آیات) یسوع بڑے جذباتی انداز میں لعزر کی قبر پر جاتا ہے۔

جب یسوع نے اُسے اور اُن یہودیوں کو جو اُسکے ساتھ آئے روتے دیکھا تو دل میں نہایت رنجیدہ ہوا اور گھبرا کر کہا۔ تم نے اُسے کہاں رکھا ہے ؟ اُنہوں نے کہا اَے خُداوند !چل کر دیکھ لے ۔ یسوع کے آنسو بہنے لگے ۔ پس یہودیوں نے کہا دیکھو وہ اُسکو کیسا عزیز تھا لیکن اُن میں سے بعض نے کہا کیا یہ شخص جس نے اندھے کی آنکھیں کھولیں اتنا نہ کر سکا کہ یہ آدمی نہ مرتا ۔ یسوع پھر اپنے دل میں نہایت رنجیدہ ہو کر قبر پر آیا وہ ایک غار تھا اور اُس پر پتھر دھرا تھا ۔

اَ. جب یسوع نے اُسے ۔۔۔ روتے دیکھا: مریم اور مرتھا کے دکھ اور اُن کے آنسوؤں نے یسوع کو رنجیدہ کر دیا۔ خُدا اپنے بچوں کا دکھ اور اُن کے آنسوؤں کو دیکھتا ہے اور اِس وجہ سے اپنے لوگوں پر اپنا رحم اور کرم دکھاتا ہے۔

- خُدا ہمارے آنسوؤں کو دیکھتا ہے۔
- ہمارے آنسوؤں کی بدولت خُدا رنجیدہ ہوتا ہے۔
- خُدا ہمارے آنسوؤں کو یاد رکھتا ہے۔
- خُدا ہمارے آنسوؤں کو پونچھنے کے لئے اقدامات کرتا ہے۔

ب. اُن یہودیوں کو جو اُسکے ساتھ آئے روتے دیکھا: اُس دور کے یہودی اپنے دکھی جذبات کا اظہار آنسوؤں کے ساتھ کرنے میں قطعی طور پر کوئی ہچکچاہٹ محسوس نہیں کرتے تھے۔

i. "ہمیں یہ یاد رکھنا چاہیے کہ اُن کا رونا اُس دور میں خاموشی کے ساتھ آنسو بہانا نہیں تھا۔ بلکہ یہ ہسٹیریائی انداز سے ماتم اور بین کرنا تھا۔ اُس دور میں یہودیوں کے درمیان یہ عام تاثر پایا جاتا تھا کہ وہ جس زور و شور سے ماتم اور آہ و نالہ کرتے تھی اُن کے مرنے والے عزیز کو اُتنی ہی عزت ملتی تھی۔" (بارکلے)

ii. **جب یسوع نے اُسے ۔۔۔ روتے دیکھا۔۔۔ یسوع کے آنسو بہنے لگے:** یسوع کے رونے اور مریم کے رونے میں واضح فرق پایا جاتا ہے جس کی نشاندہی کرنا ضروری ہے۔ مریم کے رونے کے لئے جو لفظ استعمال ہوا ہے (یوحنا 11 باب 33 آیت)، اُس کا مطلب ہے اونچی آواز میں رونا، ماتم کرنا، بین کرنا، جبکہ یسوع کے رونے کے لئے جو لفظ استعمال ہوا ہے (یوحنا 11 باب 35 آیت) اُس کا مطلب ہے خاموشی کے ساتھ آنسو بہانا۔ یسوع اُن سب کو دکھ میں دیکھ کر دُکھی ضرور ہو گیا تھا لیکن اُس نے اپنی ذات پر اپنا اختیار نہیں کھویا تھا۔

iii. مورث یسوع کے رونے کے حوالے سے بات کرتے ہوئے کہتا ہے کہ یسوع کے رونے کے لئے جو لفظ یہاں پر استعمال ہوا ہے وہ پورے عہد نامے میں ایک ہی بار اور اِسی جگہ پر استعمال ہوا ہے اور اِس کے معنی ہیں خاموشی کے ساتھ آنسو بہانا یا رونا۔ اگرچہ یسوع اُن سب کے دکھ کو دیکھ کر بہت دکھی تھا لیکن وہ اونچی اونچی چلا نہیں رہا تھا۔

ج. **دل میں نہایت رنجیدہ ہوا اور گھبرا کر کہا:** جب یسوع لعزر کی قبر پر آیا تو وہ دل میں بہت زیادہ رنجیدہ ہوا۔ رنجیدہ ہونے اور گھبرانے کے لئے جو یونانی اصطلاح استعمال ہوئی ہے اُس کے معنی ہیں گھوڑے کی طرح نتھنوں سے سانس لیتے ہوئے آواز پیدا کرنا، یہ بات غصے اور خفگی و برہمی کی طرف اشارہ کرتی ہے۔

i. "رنجیدہ ہونے کے لئے جو یونانی لفظ یہاں پر استعمال ہوا ہے وہ غیر معمولی ہے۔ یہ ایک اونچی اور بے ربط آواز کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ اِس کا باقاعدہ استعمال گھوڑوں کے نتھنوں سے سانس لیتے ہوئے خراٹے نما آواز نکالنے کے لئے ہوتا ہے۔ جب یہ انسانوں کے لئے استعمال ہوتا ہے تو یہ غصے کی طرف اشارہ کرتا ہے۔" (مورث)

ii. ٹرینچ یہاں گھبرانے کے لئے استعمال ہونے والے لفظ پر روشنی ڈالتا ہے۔ "یہاں مرقوم ہے کہ وہ گھبرا گیا [گھبرا کر کہا]۔ یہ اصطلاح بھی حیرت انگیز ہے۔ اِس کا مطلب ہے کہ وہاں ماتم کرنے والوں کے لئے ہمدردی محسوس کرتے ہوئے یسوع نے اُس خوفناک بدی اور برائی کو بھی دیکھا جو ابلیس یا گناہ کی وجہ سے انسانوں کی زندگیوں میں آتی ہے۔"

iii. "عام یونانی زبان کے استعمال میں embrimasthai کی اصطلاح گھوڑے کے سانس لیتے ہوئے خراٹے نما آواز کے نکالنے کے لئے استعمال ہوتی ہے۔ یہاں جب اِس کا استعمال ہوا ہے تو اِس کے معنی یہ ہو سکتے ہیں کہ یسوع اُس ساری صورتحال کی وجہ سے بہت زیادہ رنجیدہ اور دکھی تھا کہ اُس کے دل سے ایک طرح سے آہ نکل رہی تھی جسے ہم اِس انداز سے سن یا دیکھ سکتے ہیں۔" (بارکلے)

iv. اِس کا ایک مطلب یہ بھی ہے کہ یسوع لعزر کی قبر پر کھڑا ہو کر اور اُس سارے ماحول کو دیکھ کر اتنا دکھی نہیں تھا جتنا وہ غصے میں تھا۔ یسوع انسان کے سب سے بڑے دشمن یعنی موت کی طرف سے پھیلائی جانے والی دہشت، تباہ کاری، دکھ اور موت کی قوت کی وجہ سے ناراض تھا۔ یسوع جلد ہی موت کی قوت کو ختم کرنے جا رہا تھا۔

v. "یسوع لعزر کی قبر پر ایک سست تماش بین کے طور پر نہیں آتا بلکہ وہ وہاں پر ایک ایسے پہلوان کی طرح آتا ہے جو کشتی لڑنے کے لئے بالکل تیار ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ ایک بار پھر رنجیدہ ہوا اور اُس کے نتھنوں سے غصے کے ساتھ آواز نکلی۔ کیونکہ موت کی جابرانہ حکمرانی جس پر وہ فتح پانے والا تھا اُس کے سامنے کھڑی تھی۔" (کیلون)

د. یسوع کے آنسو بہنے لگے:

i. یسوع کے آنسو بہنے لگے: اِن الفاظ کو کئی ایک طرح سے بیان کیا جا سکتا ہے۔

- یسوع رویا کیونکہ وہ کامل خُدا ہونے کے ساتھ ساتھ کامل انسان بھی تھا۔
- دکھ کی وجہ سے آنسو بہانے میں شرم اور گناہ کی کوئی بات نہیں ہے۔
- یسوع خود بھی دکھ سے واقفیت رکھتا تھا۔
- یسوع انسانیت کی وجہ سے کسی طور پر کوئی شرمندگی محسوس نہیں کرتا تھا۔
- یسوع دوسروں کے دکھوں میں شریک ہو کر اُن جیسا بن گیا۔
- یسوع اپنے لوگوں سے پیار کرتا ہے۔

ii. "یسوع کی ذات کی بشریت بھی کامل تھی، انسانیت اگر ملاوٹ سے پاک ہو تو اُس وہ پُر خلوص، سخاوت اور رحم سے بھرپور ہوتی ہے۔" (کلارک) "اُس نے گناہ سے مبرہ ہوتے ہوئے بھی ہمارے تمام دکھوں کا اپنی ذات میں تجربہ کیا۔" (سپرجن)

iii. یسوع نے اُن سب لوگوں کے آنسوؤں کو عزت بخشی ہے جن کو ہم بائبل میں روتے ہوئے دیکھتے ہیں یا جو عام زندگی میں بھی روتے ہیں۔

- ابرہام سارہ کو دفن کرتے وقت رویا۔
- یعقوب اُس وقت رویا جب وہ ایک فرشتے کیساتھ کشتی کر رہا تھا۔
- داؤد اور یونتن ملکر روئے۔
- حزقیاہ اپنی بیماری کی وجہ سے رویا۔
- یوسیاہ اپنی قوم کے گناہوں کی وجہ سے رویا۔
- یرمیاہ کو رونے والا نبی کہا گیا ہے۔

iv. "بعض دفعہ ہمیں بتایا جاتا ہے کہ اگر ہم واقعی اِس بات پر یقین رکھتے ہیں ہمارے عزیز ایک دن جی اُٹھیں گے اور یہ کہ وہ اِس وقت خوش اور محفوظ ہیں تو ہمیں رونا نہیں چاہیے۔ کیوں نہیں؟ یسوع خود بھی رویا تھا۔ اگر ہم یسوع مسیح کی کسی مثال کی پیروی کرتے ہیں تو ہم قطعی طور پر گناہ نہیں کر رہے ہوتے۔" (سپرجن)

v. بارکلے بیان کرتا ہے کہ یونانی لوگوں کی سوچ سمجھ کے مطابق خُدا کی سب سے نمایاں خصوصیت apatheia تھی یعنی وہ ہر طرح کے جذبات اور ہر طرح کے احساسات سے عاری تھا۔ یونانی ایک ایسے خُدا پر ایمان رکھتے تھے جو بالکل تن تنہا، ہر طرح کے جذبات اور ہر طرح کے

رحم سے عاری ذات تھا۔ بائبل کا خُدا قطعی طور پر ایسا خُدا نہیں ہے۔ اور اِس کائنات میں جو حتمی خُدا موجود ہے [بائبل کا خُدا] وہ کبھی ایسا ہو بھی نہیں سکتا۔

vi. **یسوع پھر اپنے دل میں نہایت رنجیدہ ہو کر:** یہاں پر پھر اُسی اصطلاح کو دوبارہ استعمال کیا گیا ہے، اِس فقرے میں استعمال ہونے والا فعل (embrimomenos) یہ ظاہر کرتا ہے کہ یسوع لوگوں سے ملتے وقت جس جذباتی کیفیت میں تھا وہ کیفیت ابھی تک اُس کی ذات میں دیکھی جاسکتی ہے۔"' (ٹینی)

vii. **دیکھو وہ اُسکو کیسا عزیز تھا:** "جب ہم یسوع کو اِس انسانیت کے لئے صلیب پر اپنا خون اور زندگی دیتے ہوئے دیکھتے ہیں تو ہم بڑی خوشی کے ساتھ اونچی آواز میں چلا کر کہہ سکتے ہیں کہ دیکھو وہ ہم سب کو کیسا عزیز رکھتا ہے۔" (کلارک)

ہ. **بعض نے کہا کیا یہ شخص جس نے اندھے کی آنکھیں کھولیں اتنا نہ کر سکا کہ یہ آدمی نہ مرتا:** یہ الفاظ حقیقی دکھ اور افسردہ خاندان کے ساتھ اظہار افسوس کی عکاسی کرتے ہیں۔ اُن کے نزدیک یہ بات واقعی قابلِ افسوس تھی کہ یسوع بھی اپنی تمام تر قدرت اور عظمت کے باوجود ایسے وقت پر لعزر کے لئے کچھ بھی نہ کر سکا۔

i. "یہاں پر ایسی کوئی وجہ نظر نہیں آتی جس کی روشنی میں یہ سوچا جائے کہ یہ الفاظ یسوع کو کسی طعنے کے طور پر کہے گئے تھے۔" (مورث)

ii. پھر بھی یہ الفاظ کسی بھی شخص کے لئے مددگار نہیں تھے۔ سپرجن اِس حوالے سے بیان کرتا ہے کہ ایسے تمام الفاظ یا فقرے، کاش، کیا اگر وغیرہ کسی کام کے نہیں ہوتے۔ "غالباً سب سے کڑوے دکھ جن کا انسانوں نے آج تک تجربہ کیا ہے حقائق سے نہیں ملتے بلکہ اُن کاموں یا چیزوں سے ملتے ہیں جن کے بارے میں انسان مختلف طرح کے تصورات کئے ہوئے ہوتے ہیں۔ پس یہ کہنا بجا ہے کہ وہ اپنے مفروضات کے کنویں کھودتے ہیں اور پھر پچھتاوے اور ندامت کا بدذائقہ پانی پیتے ہیں۔" (سپرجن)

iii. "فرض کریں کہ یسوع اندھوں کی آنکھیں کھولنے کے لئے رضامند ہے اور وہ اندھوں کی آنکھیں کھولتا بھی ہے، تو کیا اِس وجہ سے وہ ابھی اِس بات کا پابند ہے کہ اِس خاص مردے (لعزر) کو بھی وہ ضرور ہی زندہ کرے؟ اور اگر وہ ایسا کرنا مناسب نہیں سمجھتا تو کیا اُس کے پاس ایسا کرنے کی قدرت نہیں ہے؟ اگر وہ لعزر کو مرنے دیتا ہے تو کیا اِس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ وہ اُسے بچا نہیں سکتا تھا؟ کیا اِس کی کچھ اور وجوہات نہیں ہو سکتیں؟ کیا قادرِ مطلق ہمیشہ ہی اپنی قدرت کا اظہار کرتا ہے؟ کیا وہ ہمیشہ ہی اپنی ساری قدرت کو بروئے کار لاتا ہے؟" (سپرجن)

2. (39-40 آیات) یسوع پتھر کو ہٹانے کا حکم دیتا ہے۔

یسوع نے کہا پتھر کو ہٹاؤ۔ اُس مرے ہوئے شخص کی بہن مرتھا نے اُس سے کہا۔ اَے خُداوند اُس میں سے تو اب بدبو آتی ہے کیونکہ اُسے چار دن ہو گئے۔ یسوع نے اُس سے کہا کیا مَیں نے تجھ سے کہا نہ تھا کہ اگر تو ایمان لائیگی تو خُدا کا جلال دیکھی گی؟

اَ. **س پتھر کو ہٹاؤ:** ہر کسی کے خیال میں یسوع نے جو کام کرنے کا اُنہیں کہا تھا وہ بالکل ہی عجیب تھا۔ مرتھا اِس سچائی سے اچھی طرح واقف تھی کہ **اُس میں سے تو اب بدبو آتی ہے**۔ لوگ سوچ رہے تھے کہ شاید یسوع اپنے دوست کی موت کی وجہ سے بہت ہی زیادہ دکھی تھا اور وہ اُس کا ایک آخری دیدار کرنا چاہتا تھا۔

ب. اُس میں سے تو اب بد بو آتی ہے: جو بھی صورتحال تھی، لعزر کے جسم کی حالت اُس وقت اُس کی موت کی صداقت کی نا قابلِ تردید تصدیق کر رہی تھی۔

i. "یہاں جس یونانی لفظ کا ترجمہ بدبو کیا گیا ہے وہ لفظ ozw ہے۔ اِس کے معنی صرف بو کے ہیں، وہ اچھی بھی ہو سکتی ہے اور بُری بھی۔ یہاں پر حالات وواقعات کے پیشِ نظر یہ نتیجہ اخذ کیا جا سکتا ہے کہ اِس لفظ کے معنی بُری بو یعنی بدبو کے ہیں۔" (کلارک)

ج. اگر تو ایمان لائیگی تو خُدا کا جلال دیکھی گی؟ یسوع مریم اور مرتھا کے ایمان کے بغیر بھی مکمل طور پر اِس معجزے کو کرنے کی قدرت رکھتا تھا۔ لیکن اگر وہ ایمان نہیں لائینگے تو وہ خُدا کا جلال نہیں دیکھیں گے۔ وہ اُس معجزے کے نتائج تو دیکھ پائیں گے اور اُس کی وجہ سے خوش بھی ہونگے لیکن خُدا کے ساتھ ملکر اُس کے منصوبے کے لئے کام کرنے کا جلال وہ دیکھ نہ پائیں گے۔

3. (41-42 آیات) یسوع لعزر کی قبر پر دُعا کرتا ہے۔

پس اُنہوں نے اُس پتھر کو ہٹا دیا۔ پھر یسوع نے آنکھیں اُٹھا کر کہا اَے باپ مَیں تیرا شکر کرتا ہوں کہ تو نے میری سن لی اور مجھے تو معلوم تھا کہ تو ہمیشہ میری سنتا ہے مگر اِن لوگوں کے باعث جو آس پاس کھڑے ہیں مَیں نے یہ کہا تاکہ وہ ایمان لائیں کہ تو ہی نے مجھے بھیجا ہے ۔

اَ. پس اُنہوں نے اُس پتھر کو ہٹا دیا: یہ ایمان میں اُٹھایا جانے والا ایک بہت حیرت انگیز اور حتمی قدم تھا۔ یسوع نے ایک طرح سے مریم اور مرتھا کو مجبور کیا کہ وہ اپنے ایمان پر قائم رہیں اور اُنہوں نے یسوع کی اُس عجیب فرمائش کو پورا کرتے ہوئے اُس کی فرمانبرداری کی اور اپنے ایمان کا اظہار کیا۔

i. ہم دیکھتے ہیں کہ یسوع نے مختلف درجات میں مرتھا کے ایمان کو بڑھایا، اور یہ اُس کی اپنی آزاد مرضی کے ساتھ درجہ بدرجہ ہوا۔

- یسوع نے اُس سے ایک وعدہ کیا۔
- یسوع نے اُس کا سارا دھیان اپنی طرف لگایا۔
- یسوع نے اُس سے کہا کہ وہ اپنے ایمان کا اقرار کرے۔
- یسوع نے اُسے دعوت دی کہ وہ اپنے ایمان پر قائم رہے۔

ب. یسوع نے آنکھیں اُٹھا کر کہا: یسوع کا دعا کرنے کا یہ انداز غالباً روایتی تھا – اُس کے ہاتھ آسمان کی طرف اُٹھے ہوئے تھے اور اُس کی آنکھیں بھی اوپر کی طرف اُٹھی ہوئی تھیں جیسے آسمان کی طرف دیکھ رہی ہوں۔

ج. اَے باپ مَیں تیرا شکر کرتا ہوں کہ تو نے میری سن لی: یسوع خُدا باپ کے ساتھ اپنے تعلق کے حوالے سے ہمیشہ ہی پُر اعتماد تھا۔ یسوع نے عوام الناس کے درمیان اونچی آواز میں جو دُعا کی وہ مریم، مرتھا اور وہاں پر موجود لوگوں کے لئے تھی۔ اُس وقت یسوع نے جو دُعا کی اُس کی قوت کی جڑیں یسوع کی کی علیحدگی میں شخصی طور پر خُدا باپ سے کی گئی دُعا میں پیوست تھیں۔

i. "نہ مجسم خُدا ہونے کی نمود و نمائش نہ ہی دُعا میں چیخ و پکار اور گتھم گتھا ہونا، بلکہ صرف سادہ شکر گزاری کے الفاظ۔ یسوع کا دُعا میں رویہ ایسا تھا جیسے لعزر پہلے ہی سے جی اُٹھا ہو۔" (ڈوڈز)

ii. "یسوع نے اپنے آپ کو پست کر دیا اور ہماری خاطر انسان بنا۔ پس اپنی بشریت اور زمینی خدمت کے اِس عرصے میں جب اُس نے اپنے آپ کو خالی کر دیا، یہ قدرت کے بڑے بڑے مظاہر اُس کی اُس قدرت اور جلال کی وجہ سے نہیں ہوئے جسے اُس نے ہماری خاطر چھوڑ دیا تھا بلکہ اُس کی زندگی میں خُدا باپ کی قدرت اور خُدا باپ سے دُعاؤں کے وسیلے سے یہ سب کچھ ہوتا تھا۔" (ایلفرڈ)

4. (43-44 آیات) یسوع لعزر کو مُردوں میں سے زندہ کرتا ہے۔

اور یہ کہہ کر اُس نے بلند آواز سے پکارا کہ اَے لعزر نکل آ۔ جو مر گیا تھا وہ کفن سے ہاتھ پاؤں بندھے ہوئے نکل آیا اور اُسکا چہرہ رومال سے لپٹا ہوا تھا۔ یسوع نے اُن سے کہا اُسے کھول کر جانے دو۔

اَ. اُس نے بلند آواز سے پکارا کہ اَے لعزر نکل آ: یسوع نے بڑی سادگی کے ساتھ لعزر کو قبر میں سے باہر بلایا۔ بائبل میں ہم دیکھتے ہیں کہ کچھ اور لوگوں نے بھی خُدا کی قدرت سے کچھ مُردوں کو زندہ کیا، اور اُس مقصد کے کے لئے انہوں نے اکثر مختلف طرح کے طریقہ کار اپنائے۔

i. بلند آواز سے پکارا: "یوحنا کے اِن الفاظ کا مطلب ہے کہ یسوع نے فیصلہ کن انداز سے بڑے اختیار کے ساتھ لعزر کو آواز دی۔" (ٹرینچ)

ii. "یسوع نے بلند آواز اِس لئے استعمال نہیں کی کہ مُردہ کم آواز کو سن نہیں سکتا تھا۔ بلکہ یہ غالباً اِس لئے بھی تھا تاکہ وہاں پر موجود ہجوم یہ سن لے اور جان لے کہ لعزر کسی جادوئی قوت سے زندہ نہیں ہوا تھا بلکہ خُدا کی قدرت سے۔ جادوگر جب کچھ کرنے لگتے ہیں تو وہ اپنے مختلف طرح کے منتر پڑھتے اور پھونکتے ہیں (یسعیاہ 8 باب 19 آیت) لیکن خُدا کا بیٹا ہر گز ایسا نہیں کرتا۔" (مورث)

iii. "پیچھے ہم پڑھ چکے ہیں کہ یسوع نے یہ کہا تھا کہ وہ وقت آتا ہے جب جتنے قبروں میں ہیں خُدا کے بیٹے کی آواز سنیں گے۔ (یوحنا 5 باب 28 آیت) یہ واقعہ اِس حقیقت اور یسوع کے اختیار کا ایک چھوٹا سا مظہر یا عملی مظاہرہ تھا۔" (ٹینی)

ب. اَے لعزر نکل آیا: یسوع لعزر کے مُردہ بدن سے اِس انداز سے بات کرتا ہے جیسے کہ وہ کوئی زندہ شخص ہو، کیونکہ وہ خُدا ہے جو مُردوں کو زندگی عطا کرتا ہے اور جو چیزیں نہیں ہیں اُن کو اِس طرح بلا لیتا ہے کہ گویا وہ ہیں۔ (رومیوں 4 باب 17 آیت)

i. "یسوع کی طرف سے بولے گئے الفاظ مختصر، براہِ راست اور حکم آمیز تھے، اور اُن کو سادہ الفاظ میں کچھ اِس طرح سے کہا جا سکتا ہے کہ 'لعزر اِس طرف کو باہر نکل آؤ۔' یہ کچھ ایسا ہی ہے جیسے یسوع کسی گہرے غار میں کھو جانے والے شخص کو باہر کی طرف آنے میں رہنمائی کر رہا ہو۔" (ٹینی)

ii. "اگر یسوع خصوصی طور پر لعزر کا نام نہ لیتا اور صرف یہ کہتا کہ 'باہر نکل آ' تو اُس جگہ پر دفن سب مُردے ہی جی اُٹھتے۔" (ٹراپ)

ج. جو مر گیا تھا وہ ۔۔۔ نکل آیا: یسوع نے لعزر کی قبر پر موت سے مقابلہ کیا اور قبر کو شکست فاش دی۔ اُس نے موت کو بتایا کہ وہ جلد ہی اُسے مکمل طور پر شکست دینے والا تھا۔

د. اُسکا چہرہ رومال سے لپٹا ہوا تھا: اُس نے لعزر کو کفن میں لپٹے ہوئے ہی زندہ کر دیا کیونکہ اُسے ایک بار پھر کفن کی ضرورت پڑنے والی تھی، یسوع جب خود مُردوں میں سے زندہ ہوا تو اُس کا کفن اُسکی قبر میں ہی پڑا رہا۔ کیونکہ اُسے پھر کبھی کفن اوڑھنے کی ضرورت نہیں پڑنے والی تھی۔

i. "لعزر کس طرح سے چل پا رہا ہو گا، ہم بالکل نہیں جانتے، کچھ قدیم مصنفین کا خیال ہے کہ وہ آہستہ آہستہ چل رہا ہو گا جیسے کہ کوئی ہوا میں چل رہا ہو اور ہو سکتا ہے کہ یہ بھی معجزے کا ہی ایک حصہ ہو۔ میرے خیال سے وہ اپنے کفن میں اِس طرح سے بندھا ہوا ہو گا کہ اگرچہ وہ آزادی کے ساتھ چل تو نہیں پا رہا ہو گا لیکن وہ کچھ اِس طرح سے چل رہا ہو گا جیسے کوئی شخص بوری میں ٹانگیں ڈال کر چلتا ہو۔" (سپرجن)

ہ. یسوع نے اُن سے کہا اُسے کھول کر جانے دو: یسوع نے معجزانہ قوت سے لعزر کے کفن کو نہیں اُتارا بلکہ اُس نے وہاں پر موجود لوگوں سے کہا کہ اُس کے کفن کو کھول کر اُسے آزاد کریں۔ یسوع نے وہ کام کیا جو صرف خُدا کر سکتا تھا پھر اُس نے لعزر کو کفن سے آزاد کرنے کے لئے وہاں پر موجود انسانو ں کا تعاون حاصل کیا۔

i. "وہ مُردہ مکمل طور پر جی اُٹھا تھا لیکن ابھی تک مکمل طور پر آزاد نہیں ہوا تھا۔ یہاں پر ہم ایک ایسے انسان کو دیکھتے ہیں جو زندہ تو ہے لیکن اُس نے موت کا لباس اوڑھ رکھا ہے۔" (سپرجن)

ii. "وہ کام جو عام انسان دوسروں کے لئے کر سکتے ہیں اُنہیں خُدا نہیں کرتا۔ اور وہ کام جو مسیحی گناہگاروں کے لئے کر سکتے ہیں اُن کو کرنے کے لئے اُنہیں خُدا سے توقع نہیں رکھنی چاہیے۔ اُنہیں ہر ممکن حد تک اُس قابلیت کے تحت کام کرنے کی ضرورت ہے جو خُدا نے اُنہیں عطا کی ہوئی ہے اور اُس کے بعد اُنہیں الٰہی مداخلت کی طرف دیکھنا چاہیے۔" (سپرجن)

د: دو طرح کا ردِ عمل

1. (45 آیت) ایمان کی صورت میں ردِ عمل: یہودیوں میں سے بہت سارے اُس پر ایمان لے آئے۔

پس بہتیرے یہودی جو مریم کے پاس آئے تھے اور جنہوں نے یسوع کا یہ کام دیکھا اُس پر ایمان لائے۔

اَ. پس بہتیرے یہودی جو مریم کے پاس آئے تھے: وہ جو اُن دکھی بہنوں کا غم بانٹنے اور اُنہیں تسلی دینے آئے تھے اُن کو قطعی طور پر کوئی توقع نہیں تھی کہ اُن کے غم اور دکھ کی جو وجہ ہے وہ ختم ہو جائے گی۔

ب. جنہوں نے یسوع کا یہ کام دیکھا اُس پر ایمان لائے: یسوع کا یہ معجزہ ناقابلِ تردید حد تک متاثر کن کام تھا جو خُدا نے اُس کے وسیلے کیا۔ اور بہت سارے لوگ اِس معجزے کے بعد یسوع پر ایمان لائے کیونکہ اِس کے بعد وہ دیکھ سکتے تھے کہ یسوع واقعی وہی ہے جو ہونے کا وہ دعویٰ کرتا ہے۔

2. (46-48 آیات) مذہبی رہنماؤں کی پریشانی

مگر اُن میں سے بعض نے فریسیوں کے پاس جا کر اُنہیں یسوع کے کاموں کی خبر دی۔ پس سردار کاہنوں اور فریسیوں نے صدرِ عدالت کے لوگوں کو جمع کر کے کہا ہم کرتے کیا ہیں؟ یہ آدمی تو بہت معجزے دِکھا تا ہے۔ اگر ہم اُسے یوں ہی چھوڑ دیں تو سب اُس پر ایمان لے آئینگے اور رُومی آکر ہماری جگہ اور قوم دونوں پر قبضہ کر لینگے۔

اَ۔ مگر اُن میں سے بعض نے فریسیوں کے پاس جا کر اُنہیں ۔۔۔ خبر دی: یوحنا مسلسل طور پر اپنی انجیل کے اہم عنوان کی طرف بھی اشارہ کرتا ہے کہ یسوع کا کام اُس کا کلام لوگوں کے درمیان تقسیم کا سبب تھے اور اِن کی وجہ سے کچھ تو اُس پر ایمان لا رہے تھے اور کچھ اُسے رد کر رہے تھے۔ اِن لوگوں میں سے بہت سارے ایسے بھی تھے جنہوں نے یسوع کا ترس بھی دیکھا اور اُس کی قدرت کو بھی دیکھا لیکن پھر بھی اُنہوں نے یسوع کے خلاف ہی کام کیا۔

i. "یہ بڑی حیران کن بات ہے کہ وہ لوگ جنہوں نے اُس کے معجزات کو بھی دیکھا اُنہوں نے اپنے دلوں کو اُس کے لئے سخت کر لیا تھا۔ اور نہ صرف یہ بلکہ اُنہوں نے اُس کے خلاف سازشیں کرنا شروع کر دیں کہ سب سے زیادہ شریف النفس، ملنسار، دل آویز اور جلالی نجات دہندہ کو قتل کر کے ختم کر دیں۔" (کلارک)

ii. جب لوگوں نے یسوع کے بارے میں فریسیوں کو اطلاع دی تو اِس حوالے سے سپر جن نے کہا ہے کہ "یہ عمل یا حرکت اُن سب حرکتوں سے پیچ ترین تھی جن کا ذکر ہمیں انسانی تاریخ میں ملتا ہے۔"

iii. صدرِ عدالت کے لوگوں کو جمع کر کے: اگرچہ یہ غیر رسمی ملاقات تھی "لیکن یہ صدرِ عدالت کے لوگوں کی ملاقات تھی۔ ابھی یوحنا کو اِس کے بارے میں خبر یا تو ارمتیہ کے یوسف سے ملی تھی اور یا پھر نیکدیمس سے جو خود بھی اِسی مجلس کے اراکین تھے، لیکن بعد میں یہ لوگ مسیحی ہو گئے تھے۔" (ٹرینچ)

ب۔ یہ آدمی تو بہت معجزے دِکھا تا ہے: مذہبی رہنما خفیہ طور پر اِس بات کا اقرار کرتے تھے کہ یسوع ایسے معجزات دکھاتا تھا جو اُس کے مسیحا اور خُدا ہونے کے دعوؤں کی تصدیق کرتے تھے۔ جیسا کہ یسوع نے دعویٰ کیا تھا، اُس کے کام اب اُس کے دعوؤں کی گواہی دے رہے تھے (یوحنا 10 باب 25 آیت)

i. یہاں پر اُن کی مخالفت بھی تبدیل ہو گئی تھی۔ پہلے وہ یسوع کی مخالفت اِس لئے کرتے تھے کیونکہ وہ اِس بات کا یقین نہیں کرتے تھے کہ وہ مسیحا ہے۔ اور اب وہ اُس کی مخالفت اِس لئے کر رہے تھے کیونکہ اُن کو یقین آ گیا تھا کہ وہ مسیحا ہے۔ اُنہوں نے اُس معجزے کی سچائی کا تو اعتراف کیا لیکن دیکھیں کہ وہ معجزہ کرنے والے کے ساتھ کیسا سلوک کر رہے تھے۔

- اُنہوں نے اُس کا انکار کیا۔
- اُنہوں نے اُس کی مخالفت کی۔
- وہ لوگوں پر اُس کے اثر کی وجہ سے خوفزدہ تھے۔

ج. اگر ہم اُسے یوں ہی چھوڑ دیں تو سب اُس پر ایمان لے آئینگے: مذہبی قیادت یہ جانتی تھی کہ یسوع کے کاموں کا منطقی نتیجہ کیا نکل سکتا ہے۔ اُس معجزے کو دیکھنے والے لوگ یسوع پر ایمان لانا شروع ہو جائیں گے۔ اُنہیں خطرہ پڑ گیا تھا کہ زیادہ سے زیادہ لوگ یسوع کی طرف رجوع لانا شروع ہو رہے تھے۔

i. یہ ایک حیرت انگیز خیال تھا جس کے بارے میں فریسی خود ہی بات کر رہے تھے اگر ہم اُسے یوں ہی چھوڑ دیں تو سب اُس پر ایمان لے آئینگے – سادہ انداز میں بات کی جائے تو وہ جو اکیلا رہ جاتا ہے یسوع اُسے اپنا جلال دکھاتا ہے۔

ii. بہر حال جس انداز سے فریسی سوچ یا کہہ رہے تھے وہ بالکل غلط تھے۔ "تاریخی لحاظ سے اور خُدا کی پاک مرضی اور منصوبے کے مطابق چونکہ فریسیوں نے یسوع کی جان نہیں چھوڑی اِسی وجہ سے ہم آج اُس پر ایمان رکھتے اور اُس کی پرستش کرتے ہیں۔" (موریسن)

د. رُومی آکر ہماری جگہ اور قوم دونوں پر قبضہ کر لینگے: جب یسوع اتنے زیادہ لوگوں کو اپنا پیروکار بنا رہا تھا تو فریسیوں کا خیال تھا کہ رومی لوگ اِس بات کو ایک خطرے کے طور پر لے سکتے تھے۔ اصل میں یہودی اپنی طاقت اور اثر و رسوخ کو قائم رکھنے کے لئے پریشان تھے اور اُن کو سمجھ نہیں آرہی تھی کہ یسوع کی وجہ سے اُن کی زندگیوں میں جو مسائل پیدا ہو رہے تھے اُن کے ساتھ کیسے نپٹا جائے۔

i. بہت سارے مفسرین کی رائے ہے کہ فریسیوں کی طرف سے استعمال ہونے والے الفاظ 'ہماری جگہ' سے مراد ہیکل ہے۔ مذہبی رہنماؤں نے ہیکل کو ایک طرح سے ایسا دیوتا بنا لیا تھا کہ وہ اُس کو اور اُس میں اپنی جگہ کو بچانے کے لئے یسوع کو قتل کرنے کے لئے تیار تھے۔

ii. "جب وہ کہتے ہیں 'ہماری جگہ' جو ہم سے لے لی جائے گی تو اِس سے مُراد ہیکل ہے (اعمال 6 باب 13 آیت اور 21 باب 28 آیت)۔" (بروس)

iii. اِس سے پتا چلتا ہے کہ وہ مذہبی رہنما ہیکل کو اپنی جگہ قرار دے رہے تھے، گویا اُس جگہ کا تعلق صرف اور صرف اُنہی کی ذات سے تھا۔ بہت ساری کلیسیاؤں میں کئی پاسبان بھی ایسا ہی کرتے ہیں وہ اُس کلیسیا کو اپنی اجارہ داری خیال کرتے ہیں اور یہ بات نہیں سمجھتے کہ کلیسیا تو اصل میں یسوع کی ہے۔

iv. ایک المناک حقیقت کے طور پر یسوع مسیح کو رد کرنا نہ صرف یہودیوں کی سیاسی تباہی کا سبب بنا بلکہ حتمی طور پر اِس قوم کی تباہی کا سبب بھی یہی بات بنی۔ "جس وقت یہ انجیل لکھی گئی اُس وقت تک خوفناک چیزیں اسرائیل قوم پر ہو گزری تھیں، لیکن ایسا اصل میں یسوع مسیح کی موجودگی اور اُس کے کاموں کی وجہ سے نہیں ہوا تھا۔" (بروس)

3. (49-52 آیات) کائفا کا مشورہ

اُن میں سے کائفا نام ایک شخص نے جو اُس سال سردار کاہن تھا اُن سے کہا تم کچھ نہیں جانتے ۔ اور نہ سوچتے ہو کہ تمہارے لئے یہی بہتر ہے کہ ایک آدمی اُمت کے واسطے مرے نہ کہ ساری قوم ہلاک ہو ۔ مگر اُس نے یہ اپنی طرف سے نہیں کہا بلکہ اُس سال سردار کاہن ہو کر نبوت کی کہ یسوع اُس قوم کے واسطے مریگا۔ اور نہ صرف اُس قوم کے واسطے بلکہ اِس واسطے بھی کہ خُدا کے پراگندہ فرزندوں کو جمع کر کے ایک کر دے ۔

اَ. تمہارے لئے یہی بہتر ہے کہ ایک آدمی اُمت کے واسطے مرے نہ کہ ساری قوم ہلاک ہو: کائفا کا خیال کافی حد تک منطقی تھا لیکن اُس کی سوچ اخلاقی لحاظ سے درست نہیں تھی۔ یہ بات منطقی تھی کہ ساری اُمت کے لئے ایک آدمی مرے، لیکن یہ اخلاقی لحاظ سے درست نہیں تھا کہ وہ مسیحا کو رد کرے اور ایک بے گناہ شخص کی موت چاہے۔

i. اُس سال سردار کاہن ہو کر: "پنطس پیلاطس کی مختاری کے گیارہ سالوں کے دوران کائفا ہی سردار کاہن رہا۔ جب یہاں پر یہ کہا جا رہا ہے کہ اُس سال وہ سردار کاہن تھا تو اِس کا مطلب ہرگز یہ نہیں کہ سردار کاہن کا عہدہ ہر سال تبدیل ہوتا تھا۔ پس اِس سے اصل میں ہماری توجہ اِس بات کی طرف دلائی جا رہی ہے کہ اُس مخصوص سال میں جب یسوع کو مصلوب کیا گیا کائفا سردار کاہن تھا۔" (ایلفرڈ)

ii. تم کچھ نہیں جانتے: "یوسیفس کے مطابق صدوقی اکھڑ، گستاخ اور بد تہذیبی کا مظاہر کرنے کے لئے مشہور تھے اور اُن کا یہ رویہ آپس میں بھی دیکھا جا سکتا تھا۔" (بروس)

iii. اور نہ سوچتے ہو: "اُس کے یہ الفاظ اُنہیں حساب کتاب لگانے کی طرف لانے کے لئے کہے گئے تھے۔ اُس کے مطابق وہ اِس بات کا اندازہ ہی نہیں لگا سکتے، اِس بات کو سمجھ ہی نہیں سکتے کہ جو کام یسوع کر رہا ہے اُن کی روک تھام کرنا کس قدر اہم ہے۔" (مورث)

ب. اُس نے ۔۔۔ نبوت کی کہ یسوع اُس قوم کے واسطے مریگا: کائفا نے غیر شعوری اور بالکل غیر ارادی طور پر یہ پیشن گوئی کی تھی۔ اور ہم دیکھتے ہیں کہ یوحنا اِس حوالے سے بات کرتے ہوئے بہت محتاط ہے اور وہ اِس بات کا سہرا کاہن کے سر نہیں بلکہ اُس کے عہدے کے سر باندھتا ہے۔ (اُس سال سردار کاہن ہو کر نبوت کی)

i. "وہ اُن پر زور دے رہا ہے کہ وہ یسوع کو قتل کریں، لیکن جس طرح سے وہ الفاظ کا چناؤ کرتا ہے وہ بہت نبوتی ہیں۔" (ٹرینچ)

ii. "زہر سے بھری بوتل میں بھی مکمل مٹھاس مل سکتی ہے، ایک بھدے مینڈک کے سر میں بھی ایک قیمتی پتھر مل سکتا ہے، ایک اندھے شخص کے ہاتھ میں بھی ایک مشعل مل سکتی ہے۔" (ٹراپ)

ج. اِس واسطے بھی کہ خُدا کے پراگندہ فرزندوں کو جمع کر کے ایک کر دے: یوحنا بیان کرتا ہے کہ کائفا نے لاشعوری طور پر جو نبوت کی تھی وہ ہر ایک اُس بات سے بڑی تھی جس کا تصور کیا جا سکتا ہو۔ یسوع کی موت دوسرے بھیڑ خانے کی بھیڑوں کو بھی اکٹھا کرے گی جیسا کہ یسوع نے اِس کے بارے میں پہلے ہی بات کی ہوئی ہے (یوحنا 9باب16 آیت)۔

i. "کائفا کے الفاظ اتنے بڑے نہیں ہیں لیکن یوحنا کی رویا عالمگیر ہے۔" (مورث)

4. (53-54 آیات) یسوع کو قتل کرنے کا منصوبہ

پس وہ اُسی روز اُسے قتل کرنے کا مشورہ کرنے لگے ۔ پس اُس وقت یسوع یہودیوں میں اعلانیہ نہیں پھرا بلکہ وہاں سے جنگل کے نزدیک کے علاقہ میں افرائیم نام ایک شہر کو چلا گیا اور اپنے شاگردوں کے ساتھ وہیں رہنے لگا۔

اَ. وہ اُسی روز اُسے قتل کرنے کا مشورہ کرنے لگے: اِس سے پہلے جو مذہبی رہنما یسوع کو قتل کرنا چاہتے تھے وہ عام اور نچلے درجے کے تھے۔ اِس موقع پر وہ شخص جس کے پاس حقیقی سیاسی قوت تھی اُس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ یسوع کو قتل کیا جائے۔ ابھی یسوع کی موت میں بہت تھوڑا وقت رہ گیا تھا۔

i. میکلیرن صدرِ عدالت کی سوچ اور اُن کے فیصلے کو کچھ اِس طرح سے بیان کرتا ہے: "اُس کے سب معجزات، یا اُس کی تعلیم یا اُس کے کردار کی خوبصورتی کو مکمل طور پر نظر انداز کر دو۔ مگر یاد رکھو کہ اُس کی زندگی ہمارے استحقاق اور ہماری سیاسی بقاء کے لئے خطرہ ہے اِس لئے مَیں اِس حق میں ووٹ دیتا ہوں کہ اُسے قتل کیا جائے۔"

ii. "اِس انجیل میں یسوع کی طرف سے دکھائے گئے آخری معجزے نے اُس کے مخالفین کو اِس قدر بھڑکا دیا کہ وہ اُس کے قتل کو حتمی شکل دینے کے لئے تیار ہو گئے۔" (مورگن)

ب. پس اُس وقت یسوع یہودیوں میں اعلانیہ نہیں پھرا: ایک بار پھر ہمیں یہ جان لینا چاہیے کہ یسوع نے ایسا کسی خوف کی وجہ سے نہیں کیا تھا بلکہ اِس وجہ سے کہ ابھی اُس کا وقت نہیں آیا تھا (یوحنا 7 باب 30 آیت)۔ وہ وقت ابھی آیا تو نہیں تھا لیکن جلد ہی آنے والا تھا۔

i. افرائیم نام ایک شہر: "یہ شہر یروشلیم کے شمال میں سامریہ کے نزدیک تھا۔ یہ وہی شہر افرائیم ہے جس کا ذکر 2 تواریخ 13 باب 19 آیت میں ہوا ہے اور اِس کا ذکر یشوع 18 باب 23 آیت میں بطور افارہ ہوا ہے۔ قدیم جنگوں کے دوران یہ کبھی افرائیم کے قبضے میں چلا جاتا تھا اور کبھی بنیمین کے قبضے میں۔" (ٹرینچ)

5. (55-57 آیات) عیدِ فسح کے موقعے پر یسوع کی تلاش

اور یہودیوں کی عید فسح نزدیک تھی اور بہت لوگ فسح سے پہلے دیہات سے یروشلیم کو گئے تا کہ اپنے آپ کو پاک کریں ۔ پس وہ یسوع کو ڈھونڈنے اور ہیکل میں کھڑے ہو کر آپس میں کہنے لگے تمہارا کیا خیال ہے ؟ کیا وہ عید میں آئیگا ؟ سردار کاہنوں اور فریسیوں نے حکم دے رکھا تھا کہ اگر کسی کو معلوم ہو کہ وہ کہاں ہے تو اطلاع دے تا کہ اُسے پکڑ لیں ۔

اَ. فسح سے پہلے ۔۔۔ تا کہ اپنے آپ کو پاک کریں: اِس کا مطلب ہے کہ یہ فسح سے پہلے کے چند دن تھے – یہ وہی فسح تھا جس کے دوران یسوع کو اُس کے ساتھی نے دھوکہ دیا، اُسے پکڑوایا گیا، اُسے رد اور مصلوب کیا گیا۔

i. "کچھ معاملات میں تو ایک ہفتے بھر کی طہارت ضروری تھی جبکہ کچھ معاملے ایسے ہوتے تھے جن میں سر کے بل مونڈنا اور اپنے کپڑے دھونا کافی ہوتا تھا۔" (ڈوڈز)

ii. کیا وہ عید میں آئیگا ؟ "اُن کے سوال سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ اِس کے جواب کے طور پر 'نہ' کی توقع کر رہے تھے۔۔۔ جس طرح کے حالات چل رہے تھے اُن کے مطابق ایسا کچھ ہونا نا ممکن تھا، وہ خیال کر رہے تھے کہ چونکہ یسوع کی جان کو خطرہ تھا تو وہ ایسی بیوقوفی تو ہر گز نہیں کر سکتا کہ اِس طرح کے حالات میں لوگوں کے سامنے آ جائے۔" (مورث)

ب. سردار کاہنوں اور فریسیوں نے حکم دے رکھا تھا: زیادہ تر سردار کاہن صدوقی ہوا کرتے تھے اور وہ اکثر فریسیوں کے ساتھ پورا تعاون نہیں کیا کرتے تھے۔ لیکن جب یسوع کی بات آتی ہے تو ہم دیکھتے ہیں کہ اِن دونوں فریقوں میں کافی زیادہ اتفاق اور ہم آہنگی پائی جاتی ہے کیونکہ اُن کا دشمن ایک ہی ہے۔